© rasailojaraid.com

جہات

مخالفت برائے مخالفت کی سیاست

اختلاف رائے ایک فطری چیز ہے ۔ چنانچہ انسانی تاریخ کا کونسا ایسا دور ہے اور انسانی زندگی کا کونسا ایسا پہلو ہے جس میں اختلاف رائے نہ ہوا ہو ۔ اس اختلاف کا منشاء دین دنیا کے کسی بھی معاملے میں اگر خلوص، محبت، رضائے الٰہی، انسانیت کی بھلائی اور قوم و ملک کی بہتری ہو تو ایسا اختلاف رحمت الٰہی، معاملات میں حسن، صلاحیتوں کے نکھار، تمدنی و معاشرتی زندگی میں خوبصورتی و رونق، علم و تحقیق میں ترقی، احکام میں سہولت و آسانی اور باہمی اخوت و محبت کا باعث بنتا ہے ورنہ یہی اختلاف زحمت، بگاڑ، معاشرہ میں گھٹن، تعصب، تشدد، تنگی اور باہمی عداوت و نفرت کا سبب بن جاتا ہے۔

وطن عزیز کے سیاسی افق پر ہماری معلومات کی حد تک گزشتہ کئی عشروں سے یہ روش چلی آ رہی ہے کہ حکومت اور برسر اقتدار جماعت اچھا یا برا کوئی بھی کام کرے اپوزیشن نے بلا تخصیص اور بہر حال اسکی مخالفت کرنا، اس کو ہدف تنقید بنانا اور اسکے خلاف جوڑ توڑ کرنا ہی ہوتا ہے ۔ ایک اسلامی اور جمہوری حکومت میں صرف کسی سیاسی جماعت کو ہی نہیں بلکہ مملکت کے ہر شہری اور باشندے کو آزادی رائے اور حکومتی پالیسوں پر تعمیری و اصلاحی تنقید کا نہ صرف حق ہے بلکہ اس کا فرض بھی ہے ۔ اسی طرح حکومت پر بھی لازم ہوتا ہے کہ وہ اقتدار اور اختیارات اور مینڈیٹ کے نشے میں اپنے آپ کو "عقل کل" نہ سمجھے بلکہ مثبت اور تعمیری تنقید کو نہ صرف برداشت کرے بلکہ اس کے مطابق اپنی اصلاح بھی کرے ۔ مگر

"اتفقوا علی ان لا یتفقوا"

(انہوں نے اس بات پر اتفاق کر رکھا ہے کہ وہ کبھی متفق نہ ہونگے)

یا مخالفت برائے مخالفت اور ٹانگ کھینچنے کی سیاست کا نہ شرعا جواز بنتا ہے نہ اخلاقا اور نہ ہی ملکی معاشی معاشرتی حالات اس امر کی اجازت دیتے ہیں کہ کوئی جماعت محض اپنی سیاست اور لیڈری

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

چمکانے کے لئے ایسا کرے۔

حکومت اور اپوزیشن دونوں کے لئے خلیفہ اول اور خلیفہ راشد سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ قول یا بیان مشعل راہ ہے جو آپ نے منصب خلافت کے لئے منتخب ہونے کے بعد سب سے پہلے اور پالیسی ساز خطبے کے ابتدا ہی میں دیا۔ اور جسے الطبقات الکبریٰ میں ابن سعد اور البدایہ والنہایہ میں ابن کثیر کے علاوہ متعدد مستند مؤرخین نے اپنی اپنی کتابوں میں نقل کیا ہے۔ آپ نے فرمایا

" یاایھاالناس فانی قدولیت علیکم و لست بخیر کم فان احسنت فاعینونی وان اسائت فقومونی "

لوگو ! میں تم پر حاکم مقرر کیا گیا ہوں حالانکہ میں تم لوگوں میں سب سے بہتر نہیں ہوں ۔ اگر میں اچھا کام کروں تو میری اعانت کرو اور اگر کوئی برا یا غلط کام کروں تو مجھے سیدھا کر دو۔

مگر پاکستان میں اب احتجاجی ریلیاں اور جلوس نکالنا اور احتجاج کے نام پر جلسے " تحریک " " مارچ " اور " کارواں " ترتیب دے کر غریب لوگوں کو پکڑ پکڑ کر سڑکوں پر لانا' اپنی سٹریٹ پاور کو شو کرنا' گلا پھاڑ پھاڑ کر مخالفین کو ہدف تنقید بنانا اور اپنے فن خطابت کا مظاہرہ کرنا ہماری سیاست کا لازمی حصہ اور جزو لاینفک بن گئے ہیں۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ آیا سیاست کا یہی مطلب ہے کہ آئے دن ہڑتالیں کی جائیں' ہلا گلا کیا جائے' ٹرین مارچ کیا جائے' احتجاجی کارواں' ٹرین مارچ' یوتھ مارچ اور جلوس ترتیب دے کر شہروں میں روز مرہ نظام زندگی اور کاروبار کو درہم برہم کردیا جائے۔ سڑکیں اور رستے بلاک کردیئے جائیں' مہنگائی کے مارے اور افلاس زدہ لوگوں کے مسائل حل کرنے کی بجائے ان کے آلام و مصائب میں مزید اضافہ کیا جائے اور ان کے زخموں پر نمک چھڑکا جائے یا پھر ایک انتہائی سنجیدہ اور با معنی عمل کا نام ہے جس کے ذریعے عوام کی علمی' دینی' معاشی و اقتصادی ترقی اور معاشرتی اصلاح کے لئے مخلصانہ جدوجہد کی جاتی ہے۔

ہمارے سیاستدانوں نے شاید اس بارے میں کبھی غور نہ کیا ہو مگر ملک کا سنجیدہ طبقہ یہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ضرور سوچتا ہے کہ آیا سیاست میں مخالفین پر سنگ باری کرنا' جائز ناجائز الزام تراشی کرنا' خواہ مخواہ عیب جوئی کرنا اور کیچڑ اچھالنا ضروری ہے ؟ کیا اس کے بغیر سیاست نہیں ہوتی؟ قیام پاکستان کے پچاس سال گزر جانے اور اپنی سیاسی حماقتوں کے باعث ملک کا ایک حصہ گنوا دینے کے بعد بھی اگر ہمارے سیاستدانوں میں ذمہ دارانہ سیاست کرنے کی اہلیت پیدا نہیں ہوسکی تو پھر ایسا کب ہوگا؟ یہ امر کس قدر تکلیف دہ ہے کہ ملکی سیاست' معاشرت' معیشت' کاروبار' تعلیم اور امن و امان کی صورتحال جس فکر اور سنجیدہ رویے کی متقاضی ہے ہماری سیاسی جماعتیں اس سے کوسوں دور ہیں ۔ یہ ہر ذمہ دار اور باشعور آدمی کے دل کی آواز ہے کہ جس قسم کے طرز سیاست نے ہمارے ملک میں گھر کرلیا ہے وہ اس ملک کے غریب عوام کے مسائل کا حل نہیں۔ اس سے کوئی مسئلہ حل نہیں ہوسکتا' نہ ملکی معیشت سنبھل سکتی ہے' نہ اقتصادی ترقی ہوسکتی ہے' نہ قرضوں کے بوجھ میں کمی آسکتی ہے' نہ دہشت گردی ختم ہوسکتی ہے' نہ فرقہ وارانہ تعصب و تشدد کو روکا جاسکتا ہے اور نہ ہی امن و امان قائم ہوسکتا ہے ۔ اس لئے حکومت اور تمام اپوزیشن جماعتوں سے ہماری گزارش ہے کہ خدارا ناگفتہ بہ ملکی حالات کے پیش نظر محض بغض معاویہ میں جوڑ توڑ' اتحاد سازی' ریلیوں اور ہلے گلے کی سیاست کے ذریعے ایک دوسرے کی ٹانگ کھینچنے اور اپنی خداداد صلاحیتوں کو ایک دوسرے کو نیچا دکھانے پر خرچ کرنے کی بجائے باہم مل جل کر ملکی کشتی کو اقتصادی بدحالی' دہشت گردی' فرقہ واریت' جہالت' مغربی ثقافت کی یلغار اور بدامنی کے بھنور سے نکالنے کی مخلصانہ سعی کریں ۔ اہل سیاست اور ارباب حل وعقد سے یہ بات مخفی نہیں کہ دشمن ہمارے سر پر بیٹھا ہے اور ہم سے غافل نہیں ۔ خدانخواستہ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ ہماری اس ٹانگ کھینچنے کی سیاست سے ناجائز فائدہ اٹھائے ۔ اور ہم کف افسوس ملتے رہ جائیں ۔ اللہ کریم ایسا دن کبھی نہ دیکھائے ۔ آمین ۔

مدیر مسئول

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com
© rasailojaraid.com
© rasailojaraid.com